DUBAI GRAND SCHOOL INTERNATIONAL

جماعت: ہفتم

اُردو

سبق نمبر۔۱ مناجات (نظم)

مختصر سوالات کے جوابات:

۱۔ دُعا کس سے مانگنی چاہیے؟

جواب: دُعا اللہ سے مانگنی چاہیے۔

۲۔ شاعر اللہ سے کون سی دولت مانگتا ہے؟

جواب: شاعر اللہ سے علم کی دولت مانگتا ہے۔

۳۔ شاعر اپنے وطن کو کس چیز سے منور کرنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر اپنے وطن کو علم کے نور سے منور کرنا چاہتا ہے۔

۴۔ اذان میں کس کی بڑائی کا اعلان کیا جاتا ہے؟

جواب: اذان میں اللہ کی بڑائی کا اعلان کیا جاتا ہے۔

۵۔ ہمارے قدم کس طرف اُٹھنے چاہئے؟

جواب: ہمارے قدم دین و دُنیا کی بھلائی میں اُٹھنے چاہئے۔

۶۔ نظم میں 'اندھیرے غار' سے کیا مُراد ہے؟

جواب: نظم میں 'اندھیرے غار' سے مُراد قبر ہے۔

تفصیلی سوالات:

۱۔ اللہ کی قدرت اور خوبصورتی کس کس چیز سے ظاہر ہوتی ہے؟ نظم دیکھ کر ترتیب سے لکھئے۔

جواب: اللہ کی قدرت اور خوبصورتی دُنیا میں پائی جانی والی ہر شے، اور چیز سے ظاہر ہوتی ہے۔ جن میں زیرِ عنوان نظم کے مطابق

ہر چمن وگُل، دریائے جہلم کی روانی و مانسبل جھیل کی خوبصورتی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

۲۔ مُناجات میں شاعر اللہ سے کس کس حاجت کو روا کرنے کی التجا کرتا ہے؟ ترتیب سے لکھئے۔

جواب: مُناجات میں شاعر اللہ سے بہت سی حاجات روا کرنے کی التجا کرتا ہے جن میں علم کی دولت عطا کرنا، غم زدہ لوگوں کے دُکھ درد دور ہونا، بے گھروں کو گھر عنایت ہونا، فقیروں محتاجوں کو غنی کر دینا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

لاحقہ لگا کر الفاظ کو اپنے معنیٰ سے ملائیے۔

الفاظ	معنیٰ
بے تاب	مضطرب
بے چارہ	مجبور
بے حال	مفلس
بے حد	بہت زیادہ
بے نمک	پھیکا
بے ہمت	کاہل
بے وقوف	احمق
بے آس	نا اُمید
بے باک	نڈر
بے جا	نامناسب

ضد	اضداد
اندھیرا	روشنی
جہالت	علم
تاریک	روشن
نفرت	محبت
غم	شادمانی
غنی	فقیر
بُرائی	اچھائی

بےاعتبار معتبر

ذیل میں دیئے گئے اشعار کو مکمل کیجئے۔

۱۔ جہاں جائیں وہاں ہم علم کی شمعیں کریں روشن — اُجالوں سے منور ہو ہمارے دیش کا آنگن

۲۔ جو بے گھر ہیں انہیں بھی عطا کر اپنی رحمت سے گھر — نہ دنیا میں کوئی محروم ہو تیری عنایت سے

۳۔ مرے مالک عطا کر شادمانی غم کے ماروں کو — عنایت سے تو اپنی دے سہارا بے سہاروں کو

قدم اٹھیں ہمارے دین و دنیا کی بھلائی میں — رہے مالک سدا پیار و محبت بھائی بھائی میں

آب زم زم کی جانکاری:۔

حضرت ابراہیمؑ جب اپنی زوجہ حضرت ہاجرہؓ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیلؑ کو مکہؔ کے بے آب وگیا صحرا میں اللہ کے حکم سے چھوڑ کر چلے گئے اور واپس مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تو حضرت ہاجرہؓ نے اپنے نومولود لخت جگر کی شدت پیاس اور بھوک دیکھ کر دائیں بائیں نظریں دوڑائیں پر بچے کی پیاس اور بھوک مٹانے کو کچھ نہ ملا۔ جب قلق واضطراب حد سے بڑھا تو صفاومروہ کی پہاڑیوں پر دوڑنے لگی (اور وہی دوڑ اللہ کو اتنی پسند آئی کہ انہیں پھر ابد تک حج کا رکن قرار دیا) اور اس تشنگی کے عالم میں حضرت اسماعیلؑ نے اپنے ننھے پیروں سے گرم ریت پر ضربیں ماریں تو اللہ کے حکم سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا اور پانی کی دھاریں اتنی نکلی کہ اس کی ماں حضرت ہاجرہؓ کو اس کو رکنے کے لئے کہنا پڑا اور چشمہ کو زم زم کہا یعنی رک رک یہی سے یہ چشمہ زم زم نام سے مشہور ہوا۔

سبق نمبر:۔ ۲ شیرو (۱)

مختصر سوالات:

۱۔ شیرو کا برتاؤ اسکول کے لڑکوں کے ساتھ کیسا تھا؟

ج۔ شیرو کا برتاؤ اسکول کے لڑکوں کے ساتھ نہایت ہی غیر مہذبانہ اور سخت تھا۔

۲۔ شیرو کی پٹائی کس استاد نے کی؟

ج۔ شیرو کی پٹائی نور صاحب نامی استاد نے کی۔

۳۔ شیرو کو پولیس نے کس جُرم میں گرفتار کیا تھا؟

ج۔ شیرو کو پولیس نے غنڈہ گردی کے جُرم میں گرفتار کیا تھا۔

۴۔ استاد کے متعلق حضرت علیؓ کا قول لکھئے۔

ج۔ اُستاد کے متعلق حضرت علیؓ کا قول درج ذیل ہے:

''جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا وہ میرا آقا قرار پایا''۔

تفصیلی سوالات:

۱۔ محترم استاد نور صاحب نے اُستاد کی عزّت کرنے اور نہ کرنے کے متعلق کیا فرمایا؟

ج۔ محترم استاد نور صاحب نے اُستاد کی عزّت کرنے اور نہ کرنے کے متعلق فرمایا کہ اُستاد کا احترام و اکرام کرنا ہر شاگرد پر ضروری ہے اس ضمن میں کوتاہی برتنے والے شاگرد کو آگے بڑھ کر سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ خلیفہ ہارون رشید کے بیٹوں کا نام کیا تھا اور وہ اپنے استاد کی عزّت کس طرح کرتے تھے؟

ج۔ خلیفہ ہارون رشید کے بیٹوں کا نام مامون اور امین تھا۔ وہ اپنے استاد کے ساتھ ادب اور احترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اُستاد کے جوتوں کو سیدھا کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لینا چاہتے تھے۔

۳۔ شیرو کس فطرت کا لڑکا تھا؟

ج۔ شیرو نہایت ہی رذیل اور غنڈہ فطرت کا لڑکا تھا۔

ضد	اضداد
قوی ہیکل	کمزور اور سست
تعظیم و تکریم	بے عزّتی اور بے ادبی
سینئر	جونیئر
مکر جانا	اقرار کرنا
سبقت لینا	پیچھے ہٹنا
ذلیل و خوار	معزز و نیک نام
انتہا	ابتدا

ادھورے جملے اپنی عبارت میں پورے کریں۔

ا۔ لڑکوں کو ناحق ستانا شیرو کی عادت بن چکی تھی۔

۲۔ شیرو کسی اُستاد کی عزّت نہیں کرتا تھا۔

۳۔ استاد نور صاحب نے استاد کی تعظیم وتکریم پر ایک مفصل اور جامع تقریر فرمائی۔

۴۔ جو بچّے بزرگوں کی عزّت کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

۵۔ جو بچّے اساتذہ کی عزّت نہیں کرتے پھر زندگی بھر بے عزّتی اُن کا مقدر بن جاتی ہے۔

سابقے اور لاحقے۔

دولت مند	صحت مند	ضرورت مند	حاجتمند	غیرت مند
کرایہ دار	مالدار	وفادار	جاندار	دلدار
نادار	نامراد	ناشکرا	ناتواں	ناپاک

سبق نمبر۔ ۳ شیرو (۲)

مختصر سوالات:

۱۔ شیرو کس بیماری میں مبتلا تھا اور کس اسپتال میں داخل تھا؟

ج۔ شیرو تپ دق کے مرض میں مبتلا تھا اور وہ سرینگر کے سینہ کے امراض کے اسپتال واقع درگجن میں زیر علاج تھا۔

۲۔ اس کی جسمانی حالت اسپتال میں کیسی تھی؟

ج۔ اس کی جسمانی حالت اسپتال میں نہایت ہی ناگفتہ بہ تھی وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ چکا تھا۔

۳۔ گھر والوں نے شیرو کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا تھا اور کیوں؟

ج۔ گھر والوں نے شیرو کے ساتھ ترکِ موالات کا سلوک روا رکھا تھا کیونکہ وہ مزید بدنامی سے بچنا چاہتے تھے۔

۴۔ شیرو کو کہاں دفنایا گیا؟

ج۔ شیرو کو اسپتال کے ذریعے تجہیز وتکفین کے بعد لاوارث قبرستان میں دفنایا گیا۔

۵۔ شیرو نے کس گناہ کا اعتراف کیا؟

ج۔ شیرو نے اپنے استاد نور صاحب کے سر پر پتھر مارنے کے گناہ کا اعتراف کیا۔

۶۔ کیا شیرو کو غلطی کا احساس ہو چکا تھا؟

ج۔ ہاں، شیرو کو اپنی غلطی کا احساس ہو چُکا تھا۔

تفصیل سے جوابات لکھیے۔

س ا۔ مصنف نے بیمار شیرو کی جسمانی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے آپ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ج۔ مصنف نے بیمار شیرو کی جو حالت بیان کی ہے اس کے مطابق وہ اتنا کمزور، لاغر اور ناتواں تھا کہ اس کو پہچاننا مشکل ہو گیا تھا۔ نحیف وکمزور بدن، دھنسی ہوئی آنکھیں، پچکے ہوے گال الغرض وہ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچا بن گیا تھا۔

س ۲۔ شیرو کی آخری خواہش کیا تھی اور کیوں؟

ج۔ شیرو کی آخری خواہش یہ تھی کی میں اس کے لئے استاد نور صاحب کے پاس جا کر اس کی غلطی کے لئے معافی طلب کروں تا کہ اس غلطی کے لئے جو سزا اسے دنیا میں ملی کہی آخرت میں اس سے زیادہ نہ ملے۔

س ۳۔ کیا مصنف شیرو کی آخری خواہش پورا کر سکا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

ج۔ مصنف شیرو کی آخری خواہش پوری نہ کر سکا کیوں کہ اُستاد نور صاحب کا انتقال پہلے ہی ہو چکا تھا۔

س ۴۔ شیرو کی سچی کہانی پڑھ کر کیا نصیحت حاصل ہوتی ہے؟

ج۔ شیرو کی سچی کہانی پڑھ کر ہم سب کو یہ نصیحت ملتی ہے کہ اپنے بڑوں اور اساتذہ کا کتنا ادب و احترام کرنا چاہئے۔ جنہوں نے ان کی بے عزّتی اور نافرمانی کی تو دنیا و آخرت میں ذلّت اور رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے

محاورات	معنیٰ
قطع رحمی کرنا	تعلق توڑ دینا
آنکھیں بھر آنا	آنکھوں میں آنسوں آنا
دل رکھنا	تسلی دینا
زبان گنگ ہو جانا	زبان سے ڈر کے مارے کوئی لفظ نہ نکلنا
دل بھاری ہونا	غمگین ہونا
رونگٹے کھڑے ہونا	کانپ اٹھنا

مرکبات:

کالم ب	کالم ا
آنکھیں	دھنسی ہوئی
انڈا	آدھا
پانی	تھوڑا
اُنگلیاں	مڑھی ہوئی
انڈا	ابلا ہوا
آنکھیں	بھرائی ہوئی

موصوف	صفت
لڑکی	پتلی
استاد	شفیق
لڑکا	شریر
گھی	تھوڑا
چھڑی	لمبی
شال	کشمیری
انار	دس
سنگترہ	آدھا
شہزادے	لاڈلے
پیریڈ	پانچواں
عمامہ	بڑا
استاد	نیک
درخت	اونچا
چائے	نمکین
آسمان	نیلا
کپڑا	رنگین

موٹی عورت

استاد کی عزّت

دنیا میں ماں باپ کے بعد اگر کوئی ہستی لائق ستائش وعزت ہے تو وہ استاد ہے۔ استاد معمار قوم ہے۔ اگر استاد صحیح ہے تو قوم کی بنیادیں مضبوط ہیں۔ اساتذہ کی عزت دنیا وآخرت میں سرخروئی کی ضمانت ہے۔ جو لوگ اپنے اساتذہ کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں وہ لوگ خود قابل احترام اور معزز بن جاتے ہیں۔ اساتذہ کی عزت علم کی عزت ہے اور جو لوگ علم کی عزت کرتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

سبق نمبر۔ ۴ انٹرنیٹ

مختصر جوابات لکھئے۔

س ۱۔ تار اور ٹیلیفون کے علاوہ موجودہ دور میں مواصلاتی نظام کے کون کون سے وسائل دستیاب ہیں؟

ج۔ تار اور ٹیلیفون کے علاوہ موجودہ دور میں انٹرنیٹ، موبائل، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور بہت سارے وسائل دستیاب ہیں۔

س ۲۔ انٹرنیٹ سے طلبا کو کیا فائدے ہیں؟

ج۔ انٹرنیٹ کی بدولت طلبا اپنی تعلیم آرام سے مکمل کر سکتے ہیں۔

س ۳۔ موڈیم کسے کہتے ہیں؟

ج۔ موڈیم صوتی اشارات کو ضبط کرنے اور کھولنے والے آلے کو کہتے ہیں۔

تفصیل طلب سوالات۔

س ۱۔ انٹرنیٹ کس طرح کام کرتا ہے؟

ج۔ انٹرنیٹ کی خدمات سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۱) موڈیم ، ۲) ٹیلیفون یا موبائل کنکشن اور ۳) انٹرنیٹ سروس مہیا کرنے والی تنظیم۔

س ۲۔ ای میل سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو پیغامات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اشاروں میں تبدیل کر کے چند لمحات میں پہنچا دیتا ہے اُسے ای میل کہتے ہیں۔ اس کے لئے ای میل کا پتہ ہونا لازمی ہے جو ہم اپنی مرضی کے مطابق مقرر کر سکتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
مخلوق	مخلوقات	ضرورت	ضروریات
تعمیر	تعمیرات	ایجاد	ایجادات
سہولیت	سہولیات	فرد	افراد
معلوم	معلومات	قوم	اقوام
انتظام	انتظامات	خدمت	خدمات
پیغام	پیغامات		

انٹرنیٹ کے فوائد

انٹرنیٹ کے ذریعے ہم دنیا کے کسی بھی کونے میں کسی کے ساتھ بھی چٹکیوں میں رابطہ قایم کرسکتے ہیں۔اپنی اور مخاطب کی تصاویر، پیغامات اور دیگر چیزیں بھیج سکتے ہیں۔اپنی من مطابق کتابیں اور دیگر ضروری معلومات گھر بیٹھے حاصل کرسکتے ہیں۔اپنی تعلیم کو گھر بیٹھے نہایت ہی عمدہ ڈھنگ سے مکمل کرسکتے ہیں۔تفریح کے لئے مختلف کھیلوں اور تماشوں سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔اپنے کاروبار کو منافع بخش بنانے کے لئے دنیا کے کسی بھی حصے میں پھیلا سکتے ہیں۔الغرض انٹرنیٹ کی سہولت سے ہم دنیا کو ایک کمرے میں سمیٹ سکتے ہیں۔

سبق نمبر۔۵ تندرستی

ا۔ کون سی چیز ہمیشہ نہیں رہتی؟

ج۔ صحت جو کہ ایک انسان کا بیش بہا سرمایہ ہے ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔

۲۔ بادشاہ کہلانے کے لائق کون ہے؟

ج۔ ایک صحت مند انسان بادشاہ کہلانے کے لائق ہے کیونکہ اگر ایک انسان بادشاہ ہے لیکن صحت مند نہیں تو وہ صحیح معنوں میں بادشاہ کہلانے کے لائق نہیں۔

۳۔ ہر شخص کو کون سی دو چیزیں سب سے پیاری ہیں؟

ج۔ ہر شخص کو صحت اور عزت سب سے پیاری ہیں۔

تیسرے اور چوتھے بند کے قافیے:۔ گھر،زر،سر،ڈر فقیر،وزیر،دلپزیر،نظیر